بلاغاتِ امام مالکؒ

تعارف اور اِسنادی حیثیت

مولانا محمد ظریف
فاضل و متخصصِ جامعہ

مؤطا امام مالک کا علمی مقام ''الموطأ'' امام دار الہجرۃ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (۱۷۹ھ) کی شاہکار تصنیف ہے، جسے بقول علامہ ابن عبد البر مالکیؒ، حضرت امام مالکؒ نے ۴۰ سال میں لکھا ہے۔ (۱) جبکہ حافظ ابونعیمؒ نے ''حلیة الأولیاء'' میں لکھا ہے کہ ۶۰ سال میں تصنیف کی ہے۔ (۲) اس کتاب کے مرتبہ و مقام کے بارے میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے: ''ما علی ظهر الأرض كتاب بعد كتاب الله أصح من كتاب مالكؒ.'' (۳) یعنی ''روئے زمین پر امام مالکؒ کی کتاب سے زیادہ صحیح روایات پر مشتمل کوئی کتاب نہیں ہے۔'' علامہ سیوطیؒ نے اپنی کتاب ''تنویر الحوالك شرح موطأ مالك'' میں لکھا ہے کہ موطا کی مجموعی مرویات کی تعداد ۱۷۲۰ ہے، پھر ان میں سے ۶۰۰ مسند، ۲۲۲ مرسل اور ۶۱۳ موقوف روایات ہیں، جب کہ ۲۸۵ اَقوالِ تابعین وغیرہ ہیں۔ (۴)

بلاغاتِ امام مالکؒ کا مختصر تعارف

موطا امام مالک سے متعلق عام مباحث سے منفرد بحث ''بلاغاتِ امام مالکؒ'' ہے۔ ''بلاغات'' سے مراد موطا کی وہ روایات ہیں جنہیں حضرت امام مالکؒ نے سند کے بغیر ''بلغني'' یا اس کے ہم معنی الفاظ سے ذکر کیا ہے۔ علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ ''التمهيد'' میں رقم طراز ہیں:

> ''باب بلاغات مالك و مرسلاته مما بلغهٗ عن الرجال الثقات وما أرسلهٗ عن نفسهٖ في موطئهٖ ورفعهٗ إلى النبي صلى الله عليه وسلم وذلك أحد و ستون حديثا.'' (۵)

یعنی ''وہ روایات جو امام مالکؒ تک ثقہ لوگوں سے پہنچی ہیں اور وہ جو انہوں نے اپنی طرف سے مرسلاً

بیان کی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرکے مرفوع قرار دی ہیں، اِن جیسی روایات کی تعداد ۶۱ ہے۔‘‘

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے ’’المسوّیٰ شرح الموطا‘‘ میں لکھا ہے:

’’كان الإمام مالك قرأ كتبا ونسخا لجماعة من أهل العلم، فرواها عنهم بالوجادة، وعبر عن ذٰلك مالك بلفظ بلغهٗ عن النبي صلى الله عليه وسلم.‘‘(۶)

یعنی ’’امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اہلِ علم کی ایک جماعت کی مختلف کتابیں اور نسخے پڑھے تھے، اور انہیں ان علماء کی طرف سے وجادہ کے طور پر روایت کرتے تھے، اور ان کتب ونسخ کی روایت کو امام موصوف ’’بلغني عن النبي صلى الله عليه وسلم‘‘ کے الفاظ سے ذکر کرتے تھے۔‘‘

بلاغاتِ امام مالکؒ کی اسنادی حیثیت

بلاغاتِ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور قول ہے: ’’إذا قال مالك: ’’بلغني‘‘ فهو إسناد قويّ.‘‘(۷) یعنی ’’جب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ’’بلغني‘‘ کہیں تو وہ قوی سند ہوتی ہے۔‘‘ یہاں یہ بات بھی ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ احناف اور مالکیہ کے نزدیک مرسل روایت بلاشرط قابلِ استدلال ہے اور شوافع کے ہاں مرسل روایت بعض شرائط کے ساتھ قابلِ استدلال ہے، ورنہ نہیں، جبکہ بلاغاتِ امام مالکؒ، احناف اور مالکیہ کے ہاں مطلقاً قابلِ احتجاج ہیں، اور شوافع کے ہاں بھی قابلِ استدلال ہیں، کیونکہ بلاغاتِ امام مالک کے لیے مسند روایتوں کی شکل میں مؤیّد روایات موجود ہیں۔(۸) چنانچہ علامہ ابن عبد البرؒ نے ان تمام بلاغات کی سندیں تلاش کی ہیں، تلاش کے بعد سوائے چار روایات کے سب کے سب کی سندیں انہیں ملی ہیں۔

’’تنویر الحوالك‘‘ میں علامہ سیوطیؒ لکھتے ہیں:

’’قال ابن عبدالله: جميع طريق قوله: بلغني و من قوله: عن الثقة عندهٗ مما لم يسندهٗ: أحد وستون حديثا، كلها مسندة من غير طريق مالك إلا أربعة.‘‘(۹)

یعنی ’’امام مالکؒ ’’بلغني‘‘ یا ’’عن الثقة عندي‘‘ جیسے الفاظ کہہ کر جتنی روایات بلا سند لائے ہیں، ان کی تعداد ۶۱ ہے، اور ان میں سے چار روایات کے علاوہ باقی سب روایتیں، امام مالکؒ کے علاوہ دیگر سندوں سے ثابت ہیں۔‘‘

بعد ازاں علامہ ابن صلاحؒ نے ان چار روایات کی اسانید تلاش کیں تو انہیں ان کی سندیں بھی مل گئیں اور ان کے متعلق انہوں نے ایک مستقل رسالہ ’’رسالة في وصل البلاغات الأربعة في المؤطأ‘‘ کے نام سے تالیف کیا، جو شیخ عبداللہ بن صدیق الغماریؒ کی تحقیق اور شیخ عبد الفتاح ابو غدۃؒ کے اعتناء

کے ساتھ دار البشائر الإسلامية بيروت سے شائع ہو چکا ہے۔

وہ چار روایتیں درج ذیل ہیں:

❶- قال حدثنا مالك بن أنس أنه بلغهُ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إني لا أنسى، ولكن أُنسّى لأسُنَّ.

❷- قال مالك أنه بلغهُ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول: إذا نشأتْ بحرِيّة ثم تشاءمت فتلك عينٌ غديقة.

❸- أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أري أعمار الناس قبلهُ، فتقالّها أو ماشاء الله من ذٰلك، فكأنهُ تقاصر أعمار أمتهِ أن لا يبلغوا من العمل الذي بلغ غيرهم في طول العمر، فأعطا الله ليلة القدر خيراً من ألف شهر.

❹- عن معاذ بن جبلؓ أنهُ قال: آخر ما أوصاني به رسول الله صلى الله عليه وسلم حين جعلت رجلي في الغرز، قال: حسّن خلقك للناس معاذ بن جبل۔"(۱۰)

خلاصۂ کلام

①- امام مالکؒ کی کتاب موطا، صحیح احادیث کے مجموعات میں ایک بلند مقام رکھتی ہے۔

②- موطا میں "بلغني" (ومایشابه ذٰلك) کے صیغے سے بلا اسناد ذکر کی گئی ۶۱ احادیث کو "بلاغاتِ امام مالکؒ" کے نام سے جانا جاتا ہے۔

③- چونکہ بلاغاتِ امام مالکؒ دوسری سندوں سے ثابت ہیں، اِس لیے جمہور محدثین عظام وفقہاء کرام کے نزدیک قابلِ استدلال اور قابلِ عمل ہیں، محض سند ذکر نہ ہونے کی وجہ سے ان پر جرح کرنا یا ناقابلِ عمل وناقابلِ استدلال ٹھہرانا' علومِ حدیث سے ناواقفیت کی علامت ہے۔

حوالہ جات

۱- الإستذكار، ج:۱، ص:۴۹، طبع دار إحياء التراث العربي.
۲- تنوير الحوالك، ص:۳۲، دار الحديث، قاهرة.
۳- أيضاً ۴- أيضاً
۵- التمهيد، ج:۹، ص: ۲۳۴، دار التراث العربي.
۶- المسوىٰ، ج: ۱، ص: ۳۵، دار الكتب العلمية، بيروت.
۷- أوجز المسالك (۱۱۱/ ۱) طبع شيخ سلطان بن زاهد.
۸- تنوير الحوالك، ص:۳۳. ۹- أيضاً
۱۰ -رسالة في وصل البلاغات الأربعة في الموطأ (۱۹۱ تا ۱۹۶) في ضمن خمس رسائل في علوم الحديث بتحقيق الشيخ عبد الفتاح أبو غدة رحمه الله.